اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰۤـئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ (سورۃ حج آیت نمبر 75)

اور قادیانی تحریف کا جواب

(اجرائے نبوت پر قادیانی دلیل کا رد)

آیت

اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰۤـئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ

اللہ فرشتوں میں سے بھی اپنا پیغام پہنچانے والے منتخب کرتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ (۳۳) یقیناً اللہ ہر بات سنتا ہر چیز دیکھتا ہے۔ سورۃ الحج آیت 75

قادیانی استدلال

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔ يَصۡطَفِىۡ مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی فرشتوں اور لوگوں میں سے رسول چنتا رہے گا۔ لہٰذا ہمارا مدعا ثابت ہوا۔

جواب نمبر 1

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ دلیل آپ کے دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔ آپ حضرات کا دعوی یہ ہے کہ نبوت کی تین اقسام ہیں (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 276,277 قول فیصل) ان میں سے دو قسم کی نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاری تھی جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک تیسری قسم کی نبوت جاری ہوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاری نہیں تھی (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 277 قول فیصل) (کلمۃ الفصل صفحہ 112)۔ اور وہ تیسری قسم کی نبوت بھی صرف ایک شخص (مرزا صاحب) کو ملی اور اس پر ختم ہوگئی اس کے بعد بھی کسی کو نہیں ملے گی۔ تو دلیل وہ پیش کریں جس میں یہ ہو کہ نبوت کی تین اقسام میں سے ایک قسم کی نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہے اور وہ ایک فرد (مرزا صاحب) کو ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی (تشحیذ الاذہان صفحہ 31) (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 578)۔ جب تک قادیانی اپنے عقیدے کے مطابق دلیل پیش نہیں کرتے اس وقت تک کوئی بھی حوالہ ان کی دلیل تصور نہیں کیا جا سکتا۔

چیلنج

پوری قادیانی جماعت کو قیامت کی صبح تک چیلنج ہے۔

دنیا جہاں کے سارے قادیانی مل کر قرآن و حدیث سے ایک دلیل اپنے اصل عقیدہ پر پیش کر دیں جس میں یہ لکھا ہو کہ نبوت کی تین اقسام میں سے ایک قسم کی نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری رہے گی اور ایک فرد (مرزا قادیانی) پر آ کر ختم ہو جائے گی اور یہ تیسری قسم کے نبوت اس سے پہلے کسی کو ملی ہوگی نہ بعد میں ملے گی۔

قادیانی یہ دلیل پیش کریں اور منہ مانگا انعام لے جائیں۔

لیکن قیامت تو آ سکتی ہے لیکن سارے قادیانی مل کر بھی اس طرح کی ایک بھی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر 2

آپ نے جو آیت پیش کی ہے اس میں لفظ رسول آیا ہے اور مرزا صاحب کے نزدیک رسول کا لفظ عام ہے اور رسول کے مفہوم میں نبی اور رسول اور مجدد و محدث سبھی شامل ہیں۔

جیسے کہ لکھا ہے

1 رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہے (آئینہ کمالات اسلام: خزائن جلد 5 صفحہ 322)

2 رسول سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالی کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔ (ایام الصلح: خزائن جلد 14 صفحہ 419)

3 رسل سے مراد مرسل ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں (شہادت القرآن: خزائن جلد 6 صفحہ 323)

اور مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ ایک عام لفظ کسی خاص معنوں میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔ (نور القرآن: خزائن جلد 9 صفحہ 444)
سو ظاہر ہے کہ قادیانیوں کا دعویٰ فرد خاص کا ہے۔ دلیل میں عموم ہے لہٰذا تقریب تام نہ ہونے کی وجہ سے استدلال باطل ہے۔ تو دلیل دلیل نہ ٹھہری۔

جواب نمبر 3

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے **يَصْطَفِيْ** فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چنے گا حالانکہ تم جس قسم کی نبوت کے اجراء کے قائل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے چننے سے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی برکت سے ملتی ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30)
دعوی اور دلیل میں مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے دلیل دلیل نہ رہی۔

جواب نمبر 4

آپ کا دعویٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری ہونے کا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا کوئی ذکر نہیں بلکہ مطلق ہے لہٰذا اس اعتبار سے دعویٰ آپ کی دلیل کے مطابق نہیں رہا۔ اس آیت سے معبودان باطلہ کی تردید کی ہے کہ اگر وہ معبود حقیقی ہوتے تو وہ بھی اپنے رسول مخلوق کی طرف بھیجتے۔ جس طرح اللہ نے اپنے رسول بھیجے تھے۔

جواب نمبر 5

یہ کسی جاھل کا ہی نظریہ ہوسکتا ہے کہ ہر مضارع استمرار کے لئے ہوتا ہے۔ اس آیت میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لئے ہے نہ کہ استمرار اور تجدید کے لئے جیسے کہ دوسری جگہ فرمایا

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

اللہ وہی تو ہے جو اپنے بندے پر کھلی کھلی آیتیں نازل فرماتا ہے۔ سورۃ الحدید آیت نمبر 9
یہاں بھی مضارع ہے کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس میں استمرار ہو اور ہمیشہ قیامت تک قرآن نازل ہوتا رہے؟ ثابت ہوا کہ قرآن جب تک مکمل نہیں ہوتا اس وقت تک نازل ہوتا رہے گا (جو کہ مکمل ہو چکا اور قرآن کا نزول بند ہو چکا) اسی طرح انبیاء بھی اس وقت تک آتے رہے جب تک ختم نبوت نہ ہوگئی۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہوجانے کے بعد ختم نبوت ہو چکی اور اب انبیاء کی تعداد میں کسی فرد کا اضافہ نہیں ہوگا۔ درحقیقت اس آیت میں **يَصْطَفِيْ** زمانہ استقبال کے لیے نہیں بلکہ حکایت ہے حال ماضیہ کی۔ جیسے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (سورۃ البقرہ آیت 87)
اس کے یہ معنی نہیں کہ یہودیوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبی آئیں گے تم ان کو قتل کروگے بلکہ حکایت ہے حال ماضیہ کی۔

اور جیسے فرمایا

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 127)
اس میں بھی حکایت ہے حال ماضیہ کی۔
اگر اب بھی قادیانی بات نہیں مانتے تو ذرا بتائیں مرزا صاحب کا الہام جو کہ مضارع میں ہے اسکا قادیانی کیا کریں گے۔
مرزا صاحب کو الہام ہوا يريدون أن يروا طمثك یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعام دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے (حقیقۃ الوحی: خزائن جلد 22 صفحہ 581) یہاں بھی "یریدون" اور "یروا" مضارع ہے کیا مرزا صاحب کا حیض قیامت تک چلتا رہے گا؟ اور بابو الٰہی بخش اسے ہمیشہ قیامت تک دیکھتے رہیں گے؟

جواب نمبر 6

اس آیت میں فرشتوں اور انسانوں کا تذکرہ ہے اور مرزا صاحب نہ فرشتے ہیں اور نہ انسان۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم: خزائن جلد 21 صفحہ 127)

جواب نمبر 7

استمرار تجدیدی کے لئے اصول حسب ذیل ہے:

وقد تقيد الاستمرار التجددي بالقرائن اذا كان الفعل مضارعا (قواعد اللغة العربية) یعنی استمرار تجدیدی کا اندازہ قرآئن سے لگایا جاتا ہے اور بات خاتم النبیین ارسال رسل کے لئے تو کوئی قرینہ نہیں۔ البتہ اس کے خلاف تم قرآن مجید قرینہ ہے۔